پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری (منہج واسلوب کا جائزہ)

ڈاکٹر محمد عبداللہ☆

Abstract:

"Prof. Dr. Muhammad Yasin Mazhar Siddiqi is one of the prominent Seerah writers of the age. He was born in Uttar Pardesh, India in 1944. He is the author of many valuable books. He has been contributing in the golden collection of Seerah of the last Prophet Mohammad (ﷺ) for the last two decades. The following article is an effort throwing light on the style and methodology of Dr.M. Yasin Mazhar Siddiqi in Seerah writing."

سیرت النبی ﷺ، ادب اسلامی کا وہ سدا بہار موضوع ہے۔ جس سے قلم میں روانی پیدا ہوتی ہے۔ قلب ودماغ کو راحت وسکون حاصل ہوتا ہے۔ طبائع میں انشراح پیدا ہوتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کا تعلق ختمی المرتبت، نبی کریم، رؤف الرحیم ﷺ کے ساتھ ہے۔

ویسے تو دنیا کی ہر زبان میں ہی نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات کی مدح سرائی کی گئی لیکن جس قدر خطۂ ہندوستان اور اردو زبان میں سیرت النبی، پر لکھا گیا اس کی مثال عربی زبان کے علاوہ کم ہی سامنے آتی ہے۔(1) اگرچہ سیرت طیبہ پر چھوٹی و بڑی کتب تو پہلے بھی لکھی گئیں ہیں مگر علامہ شبلی نعمانی اور سید سلمان ندوی رحمہما اللہ تعالیٰ اس سلسلۃ الذھب کی اولین کڑیاں ہیں اور یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی مدظلہ بھی گلستان سیرت کے ایک خوشہ چیں ہیں جن کا قلم پچھلے دو عشروں سے سیرتِ طیبہ کے مختلف گوشوں پر میں رواں دواں ہے۔ اس مختصر مضمون میں آپ کی مؤلفاتِ سیرت اور منہج واسلوب پر روشنی ڈالی جائے گی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آپ کے سوانح پر مختصر نظر ڈالی جائے۔

سوانحی خاکہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی ۲۶ دسمبر ۱۹۴۴ء میں گولا لکھیم پور کھیری صوبہ اتر پردیش (انڈیا)

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

میں پیدا ہوئے۔آپ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو سے ۱۹۵۹ء میں عالمیہ اور فضیلت کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۰ء میں لکھنو یونیورسٹی سے فاضلِ ادب کیا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے ہائر سیکنڈری کا امتحان ۱۹۶۲ء میں پاس کیا۔اسی یونیورسٹی سے بی۔اے ۱۹۶۵ء میں اور بی۔ایڈ کی ڈگری ۱۹۶۶ء میں حاصل کی۔

بعد ازاں آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں سے ۱۹۶۸ء میں ایم۔اے تاریخ، ۱۹۶۹ء میں ایم۔فل اور ۱۹۷۵ء میں تاریخ کے مضمون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ان تینوں اداروں کی نسبت سے ڈاکٹر موصوف ندوی، جامعی اور علیگ ہیں۔جن اساتذہ کرام سے آپ نے فیض پایا ان میں بھی ہندوستان کی نابغہ روزگار ہستیاں شامل ہیں۔مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ المعروف علی میاں، ڈاکٹر خلیق احمد نظامیؒ، مولانا اسحاق سندھلویؒ، عبدالحفیظ بلیاویؒ، مولانا سید سعید احمد خیر آبادیؒ، ڈاکٹر عبدالوحید قریشی، غلام محمد قاسمی، مجاہد حسین زیدی اور مولانا سید رابع حسنی شامل ہیں۔

تدریسی سفر کا آغاز ۱۹۷۰ء سے ہوا۔آپ شعبہ تاریخ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بطور ریسرچ اسسٹنٹ تعینات ہوئے۔ ۱۹۷۷ء میں آپ کا تقرر اسی شعبہ میں بطور لیکچرار کے ہوا۔ ۱۹۸۳ء میں سید حامد صاحب آپ کو علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ سے ادارہ علوم اسلامیہ میں لے آئے۔ ۱۹۹۱ء میں آپ کو پروفیسر بنا دیا گیا۔ ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۸ء، ۲۰۰۰ء بطور ڈائریکٹر ادارہ علومِ اسلامیہ فرائض سرانجام دیئے۔ ۲۰۰۱ء میں علوم اسلامیہ کے ذیلی ادارہ شاہ ولی اللہ دھلویؒ ریسرچ سیل کے ڈائریکٹر بھی بنا دیئے گئے۔ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۶ء میں ادارہ علومِ اسلامیہ سے سبکدوش ہو گئے تاہم شاہ ولی اللہ ریسرچ سیل کے ڈائریکٹر کے طور پر آپ نے تقریباً دس سال کام کیا۔اس دوران آپ نے شاہ ولی اللہ دھلوی کے مختلف پہلوؤں پر ۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۰ء تک دس قومی و بین الاقوامی سیمینارز منعقد کروائے اور ۱۸ کے قریب چھوٹی بڑی کتب منصۂ مشہود پر آئیں۔ (۲)

تصنیفی خدمات

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کا سرمایہ تحریر اردو، انگریزی اور عربی تینوں زبانوں پر محیط ہے۔آپ کی تصانیف کی تعداد پچاس اور علمی و تحقیقی مقالات کی تعداد پانچ سو کے قریب ہے۔تصانیف کی کسی حد تک درجہ بندی تو ہم آئندہ سطور میں کریں گے مگر علمی مقالات کا احاطہ اس مختصر وقت اور جگہ میں ممکن نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ یہ علمی مقالات ہندوستان و پاکستان اور عرب ممالک کے اعلیٰ پایہ کے مجلّات و رسائل میں شائع ہوئے ہیں ان میں ہندوستان کے تحقیقاتِ اسلامی (علی گڑھ)، معارف (اعظم گڑھ)، برھان (دہلی)، علوم القرآن (علی گڑھ)، تہذیب الاخلاق (علی گڑھ) مجلّہ علوم اسلامیہ (علی گڑھ)، نظام القرآن (سرائے میر)، جبکہ پاکستان میں نقوش (لاہور)، فکر و نظر (اسلام آباد)، ترجمان القرآن (لاہور)، السیرۃ (کراچی)، جہات الاسلام کلیہ علوم اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی، لاہور)، الاضواء (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) جیسے مجلّات شامل ہیں۔ (۳)

ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی علمی و تحقیقی دلچسپیوں کے میدان متنوع رہے ہیں ۔آپ کی تصانیف کثیر الجہات ہیں۔ان میں قرآنیات، حدیث، فقہ سیرت و تاریخ، تہذیب اسلامی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی فکر اور علوم جن کا مختصر تذکرہ ہم پیش کیے دیتے ہیں۔

چونکہ آپ کی بنیادی تعلیم و تدریس تاریخ سے متعلق تھی۔اور تاریخ بھی ہندوستان کے عہد وسطی کی یہی وجہ ہے کہ ابتدائی کتب و مقالات اسی پہلو پر سامنے آئے مثلاً:

۱۔ History of the Khilgies اردو ترجمہ خلجی خاندان (نئی دہلی) ۱۹۸۰ء
۲۔ تاریخ تہذیب اسلامی (جلد اول) نئی دہلی ۱۹۹۴ء
۳۔ تاریخ تہذیب اسلامی (جلد دوم) نئی دہلی ۱۹۹۸ء
۴۔ تاریخ تہذیب اسلامی خلافت عباسی (جلد سوم) ۱۹۹۹ء
۵۔ تاریخ تہذیب اسلامی (مسلم اندلس) جلد چہارم، جلد پنجم
۶۔ تاریخ اسلامی کے عہد ساز جوڑ، نقوش رسول نمبر ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳

قرآنیات پر جو کتب و مقالات آپ کے قلم سے نکلے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ اندلس میں علوم قرات کا ارتقاء — مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۹۹۸ء
۲۔ تفسیر سورۃ الحمد، عہد بہ عہد — نقوش، لاہور قرآن نمبر ۱۹۹۸ء
۳۔ سورۃ الحمد کی تفسیر ربانی — نقوش، لاہور قرآن نمبر ۱۹۹۸ء
۴۔ توحید الٰہی اور مفسرین کرام — (نقوش، لاہور قرآن نمبر) ۲۰۰۰ء
۵۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (حمد اولین) — نقوش، لاہور قرآن نمبر ۱۹۹۸ء

شاہ ولی اللہ ریسرچ سیل کے ڈائریکٹر کے طور پر جو سیمینار منعقد کیے اور بعد ازاں ان کو کتابی شکل دی۔علاوہ ازیں اس دوران فکرِ ولی اللہی پر جو کام ہوا وہ ان کتابوں کی صورت میں سامنے آیا:

۱۔ حجۃ اللہ البالغہ۔ایک تجزیاتی مطالعہ (مجلّہ علوم اسلامیہ علی گڑھ کی خاص اشاعت) ۲۰۰۲ء
۲۔ شاہ ولی اللہ کا رسالہ سیرت۔سرور المحزون فی ترجمۃ نور العیون مظفر نگر ۲۰۰۶ء
۳۔ شاہ ولی اللہ کا فلسفہ سیرت
۴۔ شاہ ولی اللہ دہلوی شخصیت و حکمت کا تعارف
۵۔ تصانیف شاہ ولی اللہ دہلوی کا تنقیدی جائزہ
۶۔ شاہ ولی اللہؒ کی صوفیانہ شرح حدیث
۷۔ شاہ ولی اللہ کی خدمات حدیث (مسویٰ اور مصفیٰ کے حوالہ سے)
۸۔ شاہ ولی اللہ کا دوسرا ترجمہ قرآن (منتخب آیات کا ترجمہ ۲۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب زیرِ تکمیل ہے)
۹۔ متعدد مخطوطات پر بھی کام جاری ہے۔

سیرت نگاری کا آغاز

ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی حفظہ اللہ تعالیٰ کی بنیادی دلچسپی تاریخ ہند سے رہی۔اسی پر اولین تصانیف سامنے آئیں مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کوچۂ تاریخ سے سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن میں کیسے پہنچ گئے یہ بھی بڑی دلچسپ داستان ہے۔

بنیادی طور پر انسان کے باطن میں جو فطرتِ سلیمہ پنہاں ہوتی ہے وہ بالآخر ظاہر ہو ہی جاتی ہے کچھ اس کے ظاہری اسباب بھی بن جاتے ہیں۔اول تو آپ کے دل میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عقیدت و محبت تھی وہ بہ صورت قلم و قرطاس سامنے آئی دوسرے اس میں دیگر چند عوامل کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جن کا یہاں پر تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

والدِ محترم کی توجہ اولیں محرک ہے۔اس سلسلے میں ڈاکٹر موصوف رقم طراز ہیں۔

> ''بابا جانِ گرامی کی دلی آرزو تھی کہ خاکسار راقم کا قلم ناقص سیرت نگاری کی سعادت سے بہرہ ور ہو وہ میری تالیفی و تحقیقی زندگی کے ہر مرحلے پر خوب حوصلہ افزائی فرماتے رہے لیکن یہ بھی کہتے رہے کہ ہم نے تمہیں اس لیے تھوڑا ہی پڑھایا تھا کہ تم بادشاہوں کے قصے لکھتے رہو، ہم نے تو تمہیں اس لیے پڑھایا لکھایا تھا کہ تم رسالت مآب کی حیاتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھو، الحمد اللہ ان کی حیات مبارک میں ہی وہ آرزو پوری ہوگئی اور ان کے بعد تو یہ آرزو اور تمنا میری سعادت و خوش بختی بن گئی۔''(۴)

استادِ گرامی مولانا سید سعید احمد خیر آبادی میری انگریزی زبان میں تحریروں کو دیکھتے تو فرماتے کہ انگریزی زبان میں اور تاریخ ہند پر جو الا بلا تم لکھتے رہتے ہو اس کو پڑھنے والے کتنے ہوں گے؟ تم اردو زبان میں لکھو۔

تیسرا نام محمد طفیل، مدیرِ نقوش کا ہے۔جب انہوں نے ''نقوش، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر'' کا منصوبہ بنایا تو آپ پر بھی نظر انتخاب پڑی چنانچہ انہوں نے ڈاکٹر موصوف کو خط لکھا:

> ''آپ کا علم اور میرا پاگل پن مل کر بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں جو کچھ آپ نے انگریزی زبان میں لکھا ہے اسے اردو زبان میں منتقل کر دیں۔ہم اسے شائع کر دیں گے۔''(۵)

حقیقتاً نقوش کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر اسی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مجذوبانہ کیفیت کی تخلیق ہے، جس میں محمد طفیل، محمد نقوش بن گئے۔بلاشبہ نقوش کے متعدد خاص نمبروں کو اہل علم و ادب سے خوب داد ملی، مگر نقوش کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر نے انہیں زندہ و جاوید بنا دیا۔چنانچہ ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی اور نقوش لازم و ملزوم بن گئے اور یہ علمی تعلق آج تک قائم ہے امید ہے کہ تادمِ زیست قائم رہے گا۔

چنانچہ ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کے قلم سے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خوشبو مہکی ان کی تقسیم درج ذیل عنوانات سے کی جا سکتی ہے:

۱۔ مآخذ ومصادرِ سیرت

ڈاکٹر موصوف نے سیرت طیبہ کے بنیادی مآخذ ومصادر کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ ان کا ناقدانہ تجزیہ کیا۔ ان میں:

۱۔ تاریخ یعقوبی، سیرت نبوی ﷺ کا ایک قدیم مآخذ، نقوش رسول نمبر ۱، ۱۹۸۲ء

واقدی بطور سیرت نگار

ڈاکٹر موصوف نے اپنے حالیہ دورے میں خطبات سیرت زیر اہتمام ادارہ تحقیقاتِ اسلامی (اسلام آباد) بھی مآخذ سیرت کا تنقیدی جائزہ کے عنوان سے ۲۵ تا ۲۹ مارچ ۲۰۱۳ء دیئے جن پر جلد کتاب شائع ہو جائے گی۔

۲۔ رسولِ اکرم ﷺ کا مکی عہد

بالعموم سیرت نگار مکی دور پر بہت کم لکھتے ہیں۔ آپ کے حالات کے وہی واقعات قلم بند کر دیتے ہیں جو حالات کتب سیرت میں مرقوم ہیں۔ لیکن ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے مکی زندگی کے حوالے سے کئی نئے گوشے متعارف کروائے ہیں۔ اس پر جو کتب ومقالات سامنے آئے وہ کچھ یوں ہیں:

۱۔ مکی عہد نبوی ﷺ میں اسلامی احکام کا ارتقاء

۲۔ وحی حدیث۔ نئی دہلی، ۲۰۰۴ء

۳۔ مکی عہد نبوی ﷺ میں مسلم آبادی۔ ایک تجزیاتی مطالعہ۔ تحقیقاتِ اسلامی ۱۹۸۷ء

۴۔ بعثت سے قبل عصمتِ نبوی ﷺ ششماہی مجلّہ جہات الاسلام، کلیہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور جلد ۱، شمارہ ۲، ۲۰۰۸ء۔

۵۔ عہد جاہلی میں تحنث کی اسلامی روایت۔ جہات الاسلام، ۲۰۰۷ء

۶۔ نبوت محمدی کی افاقیت: آغاز اعلان توقیت۔ جہات الاسلام، ۲۰۰۸ء

۳۔ عہد نبوی ﷺ کی تنظیم وریاست

ڈاکٹر موصوف کا دوسرا اہم موضوع عہدِ نبوی ﷺ کی تنظیم وریاست ہے۔ اس پر آپ کی اولین انگریزی کتاب:

Organization of Government under the Prophet (SAW)

نئی دہلی سے ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی جو اردو زبان میں عہدِ نبوی ﷺ کا نظام حکومت، کی صورت میں موجود ہے اور عہدِ نبوی ﷺ میں تنظیم وریاست، ۱۹۸۸ء کی صورت میں نقوش کے رسول نمبر میں موجود ہے۔ اسی طرح چار تحقیقی مقالات بعنوان، عہدِ نبوی ﷺ میں فوجی تنظیم، عہد نبوی ﷺ کی انتظامیہ، عہدہ نبوی ﷺ

کا مالی نظام، عہد نبوی ﷺ کا مذہبی نظام ۱۹۸۶۔۱۹۸۷ء تحقیقات اسلامی علی گڑھ میں شامل ہیں۔

۴۔عہدِ نبوی ﷺ کے غزوات

تیسرا اہم موضوع جس پر ڈاکٹر موصوف کا قلم رواں ہوا وہ رسولِ اکرم ﷺ کے دور کے غزوات، بالخصوص ان کا اقتصادی و مالی پہلو ہے۔اس پر درج ذیل کتابیں یادگار ہیں:

۱۔ عہدِ نبوی ﷺ کی ابتدائی مہمیں، لاہور ۱۹۸۴ء

۲۔ عہدِ نبوی ﷺ کی اقتصادی جہات، علی گڑھ ۱۹۹۹ء

۳۔ عہدِ نبوی ﷺ میں فوجی تنظیم، تحقیقات اسلامی علی گڑھ، ۱۹۸۶ء

۴۔ عہدِ نبوی ﷺ کی مسلم معیشت میں احوالِ غنیمت کا تناسب، تحقیقات اسلامی علی گڑھ، ۱۹۸۲ء

۵۔ **الهجات المغرضة علی التاریخ الا سلام**، قاہرہ، ۱۹۸۸ء

۶۔ محدثین کرام کی توقیت غزوات کا ایک تجزیہ، تحقیقات ۱۹۹۷ء

۵۔اُسرۃ النبی ﷺ

آپ کی سیرت نگاری کا ایک اہم موضوع رسولِ اکرم ﷺ کا خاندان بھی ہے۔اس پر جو کتابیں سامنے آئیں ان میں:

۱۔ عبدالمطلب ہاشمی رسولِ اکرم ﷺ کے دادا۔(دہلی ۲۰۰۴)

۲۔ بنو عبد مناف۔عظیم تر متحدہ خاندانِ رسالت، معارف اعظم گڑھ ۱۹۹۶ء

۳۔ بنو ہاشم اور بنو امیہ کی رقابت کا تاریخی پسِ منظر، برہان دہلی، ۱۹۸۰ء

۴۔ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے ازدواجی تعلقات، برہان دہلی ۱۹۸۰ء

۵۔ عمِ نبوی ﷺ زبیر بن عبدالمطلب اور سیرت نبوی ﷺ تحقیقاتِ اسلامی، علی گڑھ، جولائی ستمبر ۱۹۹۶ء

۶۔ رسولِ اکرم ﷺ کی رضاعی مائیں، مکتبہ الفہیم، میونا تھ بھنجن یوپی ۲۰۱۱ء

۶۔معاشرت وتہذیب نبوی ﷺ

ڈاکٹر موصوف کا قلم جس میں سب سے زیادہ رواں ہوا ہے اور ابھی بھی اس میں روانی ہے وہ رسول اکرم ﷺ کے عہد کی معاشرت، معیشت، اور تہذیب وثقافت ہے۔اگرچہ اس رجحان پر پہلے بھی لکھا جا چکا ہے لیکن ڈاکٹر موصوف نے جس طرح ان پہلوؤں کی جزئیات کا احاطہ کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔اس ضمن میں درج ذیل کتب/مقالات قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ عہد نبوی کا تمدن (۸۰۸ صفحات، دہلی) نشریات ۲۰۱۱ء

۲۔ نبی اکرم ﷺ اور خواتین۔ایک سماجی مطالعہ ۲۱۹ صفحات، نشریات، لاہور ۲۰۰۸ء

۳۔ عہدِ نبوی ﷺ میں سماجی تحفظ کا نظام، تحقیقاتِ اسلامی، اسلامی (علی گڑھ) ۲۰۰۲ء

۴۔ معیشتِ نبوی ﷺ۔مکی عہد میں،تحقیقات ،اسلامی (علی گڑھ)۱۹۹۰ء

۵۔ معیشت نبوی ﷺ،مدینہ منورہ میں،تحقیقات ،اسلامی (علی گڑھ)۱۹۹۰ء

۶۔ مکی عہد میں مسلم آبادی۔ایک تجزیاتی مطالعہ،تحقیقات،اسلامی (علی گڑھ)۱۹۸۷ء

۷۔ مکی مواخات۔ اسلامی معاشرہ کی اولین تنظیم،معارف،اعظم گڑھ۱۹۹۷ء

۸۔ مکہ اور مدینہ کے تعلقات،تحقیقات اسلامی علی گڑھ،۲۰۰۲ء

۹۔ ازواجِ مطہرات کے مکانات۔ایک تجزیاتی مطالعہ،تحقیقات،اسلامی (اعظم گڑھ)۱۹۹۱ء

۱۰۔ عہدِ نبوی ﷺ کی مسلم معیشت میں اموالِ غنیمت کا تناسب،تحقیقاتِ اسلامی،اعظم گڑھ۱۹۸۲ء

۱۱۔ کیا مہاجرین خالی ہاتھ مدینہ آتے تھے،تحقیقات،اسلامی اعظم گڑھ۱۹۸۳ء

۱۲۔ تاریخِ اسلامی کے عہد ساز موڑ (بعثتِ نبوی ﷺ، پیغام الٰہی،تبلیغ واشاعت اسلام کا تجزیہ)،نقوش ۱۹۹۰۔۱۹۹۳ء

ڈاکٹر محمد یسٰین مظہر کی سیرت نگاری کا اسلوب نگارش

خاکسار اپنے ناقص مطالعہ سے ڈاکٹر موصوف کی سیرت نگاری کے اسلوب کو جو سمجھ سکا ہے اس کو درج ذیل عنوانات کے بیان کیا جاسکتا ہے۔

۱۔سیرت کے بنیادی مآخذ سے استفادہ

ڈاکٹر موصوف سیرت نگاری میں جو تنوع رکھتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ سیرت نگاری کے اساسی اور بنیادی مصادر سے استفادہ کرتے ہیں۔ان میں احادیث اصحاح ستہ،شروح صحاح، معازی ابن اسحاق،واقدی اور دیگر قدیم مآخذ پر ڈاکٹر صاحب کی گہری نظر ہے۔

۲۔مآخذ اور مواد کا تجزیہ

ڈاکٹر موصوف مآخذ سیرت پر سرسری نگاہ ہی نہیں ڈالتے بلکہ دقت نظر سے مطالعہ کرتے ہیں بلکہ مواد کا خوب تجزیہ کرتے ہیں اختلاف وتعارض کو رفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اگر یہ کہا جائے کہ ڈاکٹر موصوف تجزیاتی پہلو میں اجتہادی بصیرت کے حامل ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔

۳۔تنوع اور جدت

ڈاکٹر موصوف کی سیرت نگاری میں ایک تنوع پایا جاتا ہے۔بالعموم یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ جو کچھ متقدمین سیرت نے لکھ دیا ہے اس کے حواشی اور توضیحات پر اکتفاء کیا جاسکتا ہے۔آنے والے سیرت نگاروں کے لیے کوئی نیا موضوع اور میدان موجود نہیں ہے۔مگر ڈاکٹر صاحب جب قلم اٹھاتے ہیں تو بیسوں نئے موضوعات اپنے جلو میں لیے ہوتے ہیں۔یہ پہلو محققین کے لیے مہمیز کا کام دیتا ہے۔

۴۔مکی عہدِ نبوی ﷺ کا خصوصی مطالعہ

بالعموم سیرت نگار مکی دور پر بہت کم توجہ دیتے ہیں اور سرسری طور پر گذر کر مدنی عہد پہ سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔ڈاکٹر موصوف نے مکی عہد کو بالخصوص اپنی تحقیقات کا موضوع بنایا ہے۔اور اس پر قابلِ قدر مواد جمع کر دیا ہے۔اور مزید بھی ارادہ رکھتے ہیں۔صرف یہی نہیں بلکہ مکی زندگی سے مختلف امور کا بھی استنباط کرتے ہیں جو ان کی سیرت نگاری کی انفرادی خصوصیت ہے۔

۵۔سماجیات وتہذیب کا گہرا مطالعہ

ڈاکٹر موصوف اپنی کتبِ سیرت میں نبوی ﷺ معاشریات، اقتصات اور تہذیب کے ایسے پہلوؤں کو منظر عام پر لا رہے ہیں جو ابھی تک تشنہ طلب ہیں اور آج کی عصری تہذیبی تحدیات میں ان کی ضرورت بھی ہے۔اس کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ آج کے دور میں نبوی معاشرت کو عملی شکل میں دیکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔چنانچہ ایسے پہلوؤں کو آج کی نوجوان نسل کے سامنے لانا از حد ضروری ہے تا کہ اسوۂ حسنہ پورے طور پر واضح ہو سکے۔مثلاً عہدِ نبوی کے کھانے، عہدِ نبوی ﷺ کے مشروبات، عہدِ نبوی کے کپڑے اور لباس، عہدِ نبوی ﷺ خوشبو وعطریات، عہدِ نبوی ﷺ کی تعمیرات، عہدِ نبوی ﷺ کی تقریبات وتفریحات، عہدِ نبوی ﷺ میں غیر مسلموں سے تعلقات وغیرہ، اسی طرح عہدِ نبوی میں خواتین کی سماجی سرگرمیوں کا دلچسپ مطالعہ پیش کیا ہے مثلاً غزوات نبوی میں خواتین کی شرکت، خواتین بیتِ نبوی ﷺ میں، اختلاط مرد وزن کے اصولِ نبوی ﷺ۔یہ اور اس طرح کے دیگر پہلو یقیناً ایسے ہیں کہ عالم گیر معاشرے کے لیے اسوہ حسنہ کا پہلو پوری طرح عیاں ہو جاتا ہے اور اسلام کی آفاقی تہذیب ہر دور کے تقاضے پورے کرتی نظر آتی ہے۔

اعزازات

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی شان بیان فرمائی: **ورفعنا لك ذكرك**[۷] اسی کے طفیل اللہ تعالیٰ رسول اکرم کے سیرت نگاروں کو بھی اس اعزاز سے نوازتا ہے۔ڈاکٹر صاحب پر اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے نوازش جاری ہیں۔

۱۔ ۱۹۸۴ میں ۱۹۸۵ء میں صدر پاکستان ضیاء الحق کے ہاتھوں وصول پایا۔

۲۔ ۱۹۹۸ء نقوش کے قرآن نمبر پر ایوارڈ دیا گیا۔

۳۔ ۲۰۰۲ء نقوش کے قرآن نمبر پر ایوارڈ دیا گیا (گویا تین ایوارڈ نقوش کے دیئے گئے)۔

۴۔ شاہ ولی اللہ ایوارڈ ۲۰۰۵ء میں آپ کو شاہ ولی اللہ کی فکر پر خدمات کے نتیجے میں دیا گیا۔

۵۔ سیرت ایوارڈ، وزارت مذہبی امور، حکومتِ پاکستان کی طرف سے قومی سیرت النبی کانفرنس فروری

۲۰۱۳ء میں ڈاکٹر صاحب کی کتاب عہدِ نبوی ﷺ کا تمدن کو اردو زبان میں پہلے (غیر ملکی باشندے کے طور پر) انعام سے نوازا گیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اگرچہ یاسین مظہر صدیقی علمی سیمینارز کے سلسلہ میں متعدد ممالک مثلاً ترکی، سعودی عرب اور پاکستان میں مقالات پیش کر چکے ہیں۔ تاہم ڈاکٹر صاحب سے جو اہلِ پاکستان اور اہلِ علم کا تعلق ہے وہ اس کو اپنا جزو لاینفک سمجھتے ہیں جب بھی ڈاکٹر صاحب پاکستان تشریف لاتے ہیں ان کے اعزازات میں تقریبات ہوتی ہیں۔ سیمینارز اور لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب تک اسلام آباد، کراچی، بہاولپور اور لاہور میں متعدد سیمینارز کی صدارت کر چکے ہیں اور کلیدی خطبات صادر فرما چکے ہیں۔ ان میں سے متعدد کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں، ایسا کیوں نہ ہو حقیقتاً ڈاکٹر صاحب پاکستانیوں کے دلوں میں بستے ہیں اور پاکستان ڈاکٹر موصوف کا دوسرا گھر ہے۔(۸)

حوالہ جات وحواشی

۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر محمود احمد غازی محاضرات سیرت (دسواں خطبہ و مطالعہ سیرت۔ پاک و ہند میں) الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۹ء، ص ۵۸۰، ۵۸۶

2. Tauseef Ahmad Parray, Focusing Socio-Political Reforms of the Prophet (PBUH). An Appraisal of Yasin Mazhar Siddiqui's Sirah Works, Quarterly Insights, Vol. 2, Issues 2-3, Dawah Academy, IIU Islamabad, pp. 280, 281.

۳۔ صدیقی، یٰسین مظہر، محمد، عہد نبوی ﷺ کا تمدن، کتاب سرائے اردو بازار لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۸۰۷، ۸۰۸؛ وہی مصنف، نبی اکرم اور خواتین، ایک سماجی مطالعہ، نشریات اردو بازار لاہور ۲۰۰۸ء، ۲۱۸، ۲۱۹

۴۔ عہد نبوی ﷺ کا تمدن، حوالہ مذکور، تقدیم، ص ۲۱

۵۔ انٹرویو پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی برمکان جاوید طفیل، مدیر نقوش لاہور) مسلم ٹاؤن لاہور

۶۔ ایضاً

۷۔ انشراح، ۹۴:۴

۸۔ مذکورہ مقالہ انٹرنیشنل سیرت سیمینار (زیر اہتمام شعبہ علومِ اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد) منعقدہ مورخہ ۱۶ اپریل ۲۰۱۳ء کو ایمبسیڈ رہوٹل لاہور میں پڑھا گیا۔